روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون : ۴۴۹
جلد ۳۸/۷۳ | جمعرات ۴ر جمادی الاول ۱۴۰۹ھ ، ۱۵ر فتح ۱۳۶۷ ہش ، ۱۵ر دسمبر ۱۹۸۸ء | نمبر ۱۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ رقم فرماتی ہیں :

" میری بھانجی رعنا بنت نواب مسعود احمد خان مرحوم کراچی میں شدید بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتی ہوں ۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت والی زندگی عطا کرے ۔ آمین

● ۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک دیرینہ خادم مکرم و محترم ملک عبدالجلیل صاحب عشرت کی اہلیہ محترمہ جو کہ مکرم ملک محمود احمد صاحب سابق قائد علاقہ خدام الاحمدیہ راولپنڈی و گوجرانوالہ کی والدہ صاحبہ ہیں ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ آجکل بیماری کی نوعیت شدت اختیار کر گئی ہے اور حالت تشویشناک اور قابلِ فکر ہے ۔ احبابِ جماعت سے انکی کامل شفایابی کے لیے درخواستِ دعا ہے ۔ اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے ساتھ باعمر فرمائے۔

(ملک منور احمد جاوید نائب ناظر ضیافت)

مجالس انصاراللہ کے عہدیداران کی توجہ کیلئے

تحریکِ جدید کے نئے سال ۵۵ کے لئے ٹارگٹ تعداد وعدہ کنندگان ورقم وعدہ آپ کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں ۔ اب ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے جوبلی کے سال میں داخل ہونے والے ہیں ۔ اس پُر شوکت موقع پر تمام افراد جماعت کو معیاری وعدہ جات کے ساتھ شامل کرنا مقصود ہے اور حسب ذیل دس امور پر عمل پیرا ہو کر تحریک جدید کا یہ ٹارگٹ بفضلہ تعالیٰ سو فی صد پورا کیا جا سکتا ہے :-

(۱) ہر جگہ حسب قاعدہ نائب ناظم تحریک جدید / منتظم تحریک جدید / نائب زعیم تحریک جدید کا تقرر کیا جائے ۔

(۲) مقامی سیکرٹری تحریک جدید سے وعدہ اور وصولی کے ریکارڈ کی نقل حاصل کر کے رجسٹر پر محفوظ کی جائے۔

(۳) بیرون ملک وسعت پذیر کاموں کی تفصیل سے احباب جماعت کو آگاہ کیا جائے۔ اس غرض کے لئے مقامی جماعت کے انتظام کی اجازت سے تحریک جدید کے اغراض ومقاصد اور کام کے بارے میں خطبہ جمعہ دلانے کا انتظام کیا جائے ۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نیکی کرو اور خدا کے رحم کے اُمیدوار ہو جاؤ

ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ھے رونے والوں پر اُسکا غصہ تھم جاتا ہے

" دوستو اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ اس زمانہ کی نسل کیلئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے ۔ اب اس دریا سے پار ہونے کے لیے بجز تقویٰ کے اور کوئی کشتی نہیں ۔ مومن خوف کے وقت خدا کی طرف جھکتا ہے کہ بغیر اس کے کوئی امن نہیں ۔ اب دُکھ اٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کر کے اپنا کفّارہ آپ دو اور راستی میں محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو ۔ اور تقویٰ کی راہ میں پورے زور سے کام لے کر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے کہ رونے والوں پر اس کا غصّہ تھم جاتا ہے مگر وہی جو قبل از وقت روتے ہیں ۔ نہ مُردوں کی لاشوں کو دیکھ کر ۔ وہ خوف کرنے والوں کے سر پر سے عذاب کی پیشگوئی ٹال سکتا ہے ۔ جاہل کہتا ہے کہ یہ پیشگوئی کیوں ٹل گئی لیکن اگر خدا میں یہ عادت نہ ہوتی کہ دعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ اور بکا سے ان بلاؤں کو دور کر دیتا جن کا اس نے ارادہ کیا ہے یا جن بلاؤں اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کر چکا ہے تو دنیا کبھی کی ہلاک ہو جاتی ۔ سو نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ ۔ خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو ۔ اور اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح افتاں خیزاں اس کی رضا کے دروازہ تک اپنے تئیں پہنچاؤ ۔ اور اگر یہ بھی نہیں تو مُردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کی راہ سے پیدا کرو ۔ نہایت تنگی کے دن ہیں اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے ۔ آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے ۔ ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو اور ایسے تقویٰ کی راہ پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے ۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ ۔ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو بے جا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو اور قبل اس کے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنا دے بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ ۔ عجب بدبخت وہ لوگ ہیں کہ جو مذہب صرف اس بات کا نام رکھتے ہیں کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دار و مدار ہو اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو ۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو تو ایسے مت بنو ۔ عجب بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفسِ امّارہ کی طرف ایک نظر بھی اٹھا کر نہیں دیکھتا اور بدبودار تعصّب سے دوسروں کو بدزبانی سے پکارتا ہے ۔ پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کھلی ہے ۔ سو تقویٰ سے پورا حصّہ لو اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو اور دعاؤں میں لگے رہو تا تم پر رحم ہو "

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صد ۵۱۵-۵۱۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر مسعود احمد نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دار النصر غربی ربوہ سے شائع کیا۔
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵ر فتح ۱۳۶۷ ہش ۱۵ر دسمبر ۱۹۸۸ء

اخلاقی اقدار

تاریخ کا مطالعہ اس بات کو روزِ روشن کی طرح واضح کرتا ہے کہ دنیا میں جب بھی اخلاقی تبدیلیاں نمایاں ہوئی ہیں ان کے پیچھے ہمیشہ ایسے لوگوں کا ہاتھ رہا ہے جو خود بڑے مضبوط کردار کے مالک تھے وہ خود اچھائیاں کرتے تھے اور دوسرے لوگ انہیں دیکھ کر اپنی زندگیوں کو بہتر بناتے تھے۔ اور اس طرح ایک سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا انسان بہتر سے بہتر ہوتا چلا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک شخص ایک گروہ بن جاتا تھا۔ اور ایک گروہ خطوں کے خطوں پر حاوی ہو جاتا تھا۔ اور اپنی نیکیوں سے ان خطوں کو معمور کر دیتا تھا۔

ایسا کبھی نہیں ہوا اور نہ آئندہ ایسا ہونے کا امکان ہے کہ انسان کا اپنا کردار تو کمزور ہو، اخلاقی اقدار سے تو بے بہرہ ہو لیکن دنیا میں نیکی کا انقلاب پیدا کر دے۔ لوگوں کو نیک بنا دے، لوگوں کی زندگیوں کو بہتر سے بہتر بنانے کی طرف انہیں مائل کر دے۔

احمدیہ جماعت اس زمانے میں اس لئے وجود میں آئی ہے کہ اخلاقی اقدار کو بلند سے بلند کرتی چلی جائے اور ساری دنیا کے لوگوں کے کردار کو بہتر بنائے اور اس کا اس کے علاوہ اور کوئی طریق نہیں کہ احمدی جماعت کے ہر فرد کا کردار بلند ہو اور اس کی زندگی اخلاقی اقدار کا بہترین نمونہ ہو۔ اس میں نہ کوئی بات کرنے کی ضرورت ہے اور نہ کسی دلیل کی حاجت۔ آپ کی زندگی بہتر ہے۔ لوگ آپ کو دیکھیں گے۔ انسانی فطرت یہ ہے کہ انسان نیکی کی طرف مائل ہونا چاہتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ حالات اُسے مائل ہونے دیتے ہیں یا نہیں۔ لیکن اگر حالات اجازت دیں تو انسانی فطرت یہ چاہتی ہے کہ وہ نیکیاں کرے، نیک بنے اور دوسروں کو نیک بنائے۔

پس اگر ہم اپنے آپ کو نیک بنائیں، اگر ہم اپنے کردار کو بلند کریں، اگر ہم اخلاقی اقدار سے اپنے آپ کو وابستہ کر لیں تو یقیناً دنیا کے لوگ چاہے وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں ہماری طرف دیکھ کر اپنی زندگیوں کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔ اور اخلاقی اقدار ہی ایک ایسی چیز ہیں جو دنیا میں امن کا باعث بن سکتی ہیں۔ اگر یہ حقیقت ہے کہ ہم سب امن کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ امن کی تلاش میں ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ ہر شخص امن کی زندگی بسر کرے تو اس کا صرف ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر مذہب کے لوگ اپنے اخلاق کو بلند کریں، اپنے کردار کو بہتر بنائیں اور دوسروں سے نیکیاں کرنے کو اپنا مطمح نظر بنا لیں۔

اگر سب لوگ ایسا کریں تو یقیناً دنیا کے سب جھگڑے مٹ جائیں گے۔ دنیا کو امن نصیب ہوگا ہر شخص دوسروں کے متعلق بہتر سوچے گا اور بہتر طریق پر اس سے پیش آئے گا اور یہی امن کا پیش خیمہ ہے۔ یہی وہ بات ہے جس سے دنیا میں امن قائم کیا جا سکتا ہے۔

پس ہم ہر احمدی دوست کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرواتے ہیں کہ اس زمانے میں ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم بہتر کردار کے مالک ہو کر دکھائیں اپنی اخلاقی اقدار کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جائیں۔ اور ساری دنیا کے لوگوں کو جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے چاہے وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں اس امر کی طرف مائل کرے کہ ان کا اخلاق بھی بلند ہو نا

(باقی صفحہ ۶ پر)

طوفانِ حوادث کے پالے اس جور و ستم سے کیا ڈرتے
جو دنیا کا غم سہتے ہیں وہ اپنے غم سے کیا ڈرتے
ہے دل کے سمندر کی لہروں میں جن کیلئے تسکین و اماں
وہ بھیگی بھیگی پلکوں والے دیدۂ نم سے کیا ڈرتے

(ابوالاقبال)

محسوسات

ہوئے ہیں مشوروں پہ مشورے باہم ستاروں میں
نہ ہو جائے کہیں آتش زنی رنگیں بہاروں میں

الٰہی موجزن ہو ہر کسی کے دل میں یہ خواہش
ہمارا نام بھی اے کاش ہو خدمت گزاروں میں

بس اِک لرزش سے منہ کے بل گرے ہیں ایک لمحہ میں
کہاں سے کھوکھلا پن آ گیا عالی مناروں میں

رِیا کی آسمانوں پر پذیرائی نہیں ہوتی
خلوصِ دل جھلکتا ہے شبِ ظلمت کے تاروں میں

خدا سے رابطہ ضامن ہے اپنی پائیداری کا
اسی وصفِ نمایاں کی چمک ہے دینداروں میں

فقیروں کو سکونِ دل میسر ہے جو کُٹیا میں
نہ شہروں میں، نہ وادی میں، نہ ہے وہ کوہساروں میں

ہمارے خشک آنسو دِل کی وہ تانیں اُڑاتے ہیں
کہ اس جیسا کوئی نغمہ نہیں ہے آبشاروں میں

فقیر اپنا اثاثہ راہِ مولیٰ میں لُٹاتے ہیں
کبھی یہ حوصلہ دیکھا نہیں ہے تاجداروں میں

کسی کی بات کیوں کرتے ہو اپنا حال تو دیکھو
نسیمؔ آخر تمہارا نام ہے کن شہسواروں میں

(نسیم سیفی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانیت کے دو زبردست ستون

تقوی اللہ اور دعاؤں کی عادت

رقم فرمودہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ

حضرت صاحبزادہ صاحب اپنے ایک مضمون میں جو الفضل میں شائع شدہ ہے فرماتے ہیں۔

روحانیت کا خلاصہ دو باتوں میں آجاتا ہے یعنی ایک تقوےٰ اور دوسرے دعاؤں میں شغف تقویٰ دل کی پاکیزگی اور طہارتِ نفس کے لئے بطور جڑھ کے ہے۔ اور دعاؤں میں شغف خدا کے ساتھ ذاتی تعلق کا بنیادی ستون ہے نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ وغیرہ بے شک سب نہایت اعلیٰ درجہ کے نیک اعمال ہیں جن کے بغیر دین کامل نہیں ہوتا مگر نیکی کی جڑھ تقوےٰ ہے جو اعمال کے ظاہری جسم کے مقابل پر روح کا حکم رکھتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے تقویٰ کا صدر مقام دل کو قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا۔۔۔۔۔۔۔ یعنی خدائی آیات کی قدر و قیمت تقوےٰ کے ذریعے ہی حاصل ہوتی ہے جس کا صدر مقام دل ہے۔ اور اسی کی تشریح میں حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں کہ:۔

” ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے“۔

نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ وغیرہ میں عادت اور ریا اور نمائش کا دخل ہو سکتا ہے مگر تقویٰ کی روح جو دل کی گہرائیوں میں جاگزین ہوتی ہے وہ عادت اور ریا کی آلائش سے لازماً پاک رہتی ہے۔ دراصل تقویٰ ایک خالص طاہر و مطہر جوہر ہے جو دل میں پیدا ہوتا اور پھر سارے اعضاء پر اس طرح چھا جاتا ہے جس طرح ایک وسیع اور گھنا بادل زرخیز زمین پر چھا کر اُسے سیراب کرتا ہے۔ مگر تقویٰ کے بغیر انسان کے اعمال ریت کے خشک ذرّوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ مَیں نے بے شمار آدمیوں کو دیکھا ہے۔ جو بظاہر نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ کے پابند نظر آتے ہیں مگر ان میں تقوی کی روح مفقود ہوتی ہے۔ ان کا جسم بظاہر پاک وصاف دکھائی دیتا ہے مگر ان کے دل میں جذام کے داغوں نے غلبہ پاکر اس کی اعلیٰ صفات کو خاک میں ملا دیا ہوتا ہے وہ ذرا ذرا سی بات پر ناجائز باتوں کی طرف اس طرح لپکتے ہیں جس طرح ایک بھوکی گدھ کسی مردار کتّے کی لاش کی طرف بھاگ کر آتی ہے اور حرام مال کھانا اور حرام مال کے ذرائع تلاش کرنا اور حرام باتوں میں مستغرق رہنا گویا ان کا دن رات کا مشغلہ ہوتا ہے پس یہ ایک یقینی بات ہے کہ اصل نیکی نماز روزہ وغیرہ میں نہیں ہے بلکہ اصل نیکی دل کے تقوےٰ میں ہے جو بطور جڑھ کے ہیں۔ اور تقوےٰ سے مراد وہ نیکی کا مستقل جذبہ ہے جس کے ماتحت ایک انسان اپنے ہر حرکت و سکون اور ہر قول و فعل میں خدا کی طرف دیکھتا ہے اور کوئی قدم اس کے منشاء کے خلاف نہیں اٹھاتا۔ وہ ہر وقت خدا کی رضاء کے رستوں کو تلاش کرتا اور اس کی ناراضگی کے مواقع سے اس طرح بچتا ہے۔ جس طرح ایک ہوش حواس رکھنے والا انسان سانپ یا شیر سے بھاگتا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ نماز بھی اسی شخص کی نماز ہے۔ جس کے دل میں تقوےٰ ہے اور روزہ بھی اسی شخص کا روزہ ہے جس کے دل میں تقوےٰ ہے اور زکوٰۃ بھی اسی شخص کی زکوٰۃ ہے جس کے دل میں تقوےٰ ہے باقی سب عبادتیں سوکھی ہوئی شاخیں ہیں جن کے ٹوٹ کر گِر جانے کا ہر وقت خطرہ ہے۔

پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے دل میں تقویٰ پیدا کریں اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ تقویٰ کسی خاص نیک عمل کا نام نہیں ہے بلکہ تقویٰ خدا کی رضا کی تلاش اور اس کی ناراضگی سے بچنے اور ہر بات میں خدا کو اپنی ڈھال بنانے کا نام ہے اور یہ وہ جذبہ ہے جس کا صدر مقام دل ہے اور جس سے ہر نیک عمل کی آبپاشی ہوتی ہے۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ کیا خوب فرماتے ہیں:۔

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ
مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ممتاز صحابی حضرت ابیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ تقوےٰ سے کیا مُراد ہے انہوں نے مثال دے کر سمجھایا کہ متقی وہ شخص ہے جو دُنیا میں اس طرح زندگی گزارے جس طرح کہ ایک خاردار جھاڑیوں والے رستہ میں سے گزرنے والا انسان چاروں طرف سے اپنے جسم اور لباس کو بچا کر گزرتا اور پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہے۔

پس روحانیت کا درسِ اوّل یہ ہے کہ ہمارے دوست اور خصوصاً نوجوان دوست تقوےٰ اختیار کریں۔ وہ بے شک دنیا کے کاموں میں حصہ لیں۔ مادی علوم سیکھیں۔ سائنس میں ترقی کریں۔ سائنس کو فروغ دیں صنعتوں کو بڑھائیں۔ زراعت کو کمال تک پہنچائیں۔ شادیاں رچائیں۔ اولاد کی خوشیاں منائیں۔ معصوم تفریحوں کی مجلسیں جمائیں مگر ان کے سینوں میں تقوےٰ اور خشیۃ اللہ کا شاداب درخت ہمیشہ لہلہاتا رہے یعنی ”دست با کار ہو اور دل با یار“

دوسرا ستون

دوسری چیز جو روحانیت کی جان کہلانے کی حقدار ہے وہ دعاؤں کی عادت اور دعاؤں میں شغف ہے۔ یہ نیکی ایک طرف تو تقویٰ کا لازمی نتیجہ ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک متقی انسان جو خدا کا خوف دل میں رکھتا ہے دعاؤں کی طرف سے غافل رہے اور دوسری طرف یہ نیکی تقویٰ کو زندہ رکھنے کا ذریعہ بھی ہے گویا یہ نیکی تقوےٰ کا سبب بھی ہے اور اس کا نتیجہ بھی۔ اور حق یہ ہے کہ دعا (دینِ حق) کی جان ہے کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس سے انسان کا اس کے آسمانی آقا اور خالق و مالک کے ساتھ ذاتی تعلق قائم ہوتا ہے جس دین میں خدا کے ساتھ انسان کا ذاتی تعلق قائم نہیں ہوتا۔ وہ دین ہرگز کوئی دین نہیں بلکہ محض ایک مُردہ لاش یا ایک خشک شاخ ہے جس کی کوئی قیمت نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور ہمارے پیارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حدیث میں دعا پر بہت زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔۔ یعنی اے میرے بندو اپنی ہر ضرورت مجھ سے مانگا کرو مَیں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا مگر ضروری ہے کہ تم بھی میرے احکام کو مانو۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یعنی اے رسول تُو لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم خدا کیساتھ دعا کے ذریعہ تعلق قائم نہیں کروگے تو خدا کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ دعا سے مُراد رسمی دعا نہیں بلکہ حقیقی درد و سوز کی دعا مُراد ہے جس میں انسان کا دل گویا پگھل کر خدا کے دروازہ پر گر جائے۔ چنانچہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ آپ اس درد و سوز کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی ہنڈیا اُبل رہی ہے۔ اور اس زمانہ میں سلسلہ احمدیہ کے بانی (حضرت اقدس بانی سلسلہ) فرماتے ہیں کہ:۔

” دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار بذریعہ الہام یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔
ہمارا ہتھیار تو دُعا ہی ہے اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے مگر اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانے پر پہنچنے کے واسطے کس قدر توجہ اور محنت درکار ہے دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہے“۔

پس ہمارے احباب کو اور خصوصاً نوجوان عزیزوں کو دعاؤں کی عادت ڈالنی چاہیئے اس کے بغیر خدا کے ساتھ ذاتی تعلق ہرگز قائم نہیں ہو سکتا اور دین محض ایک بے جان سی چیز بن کر رہ جاتا ہے اور خدا کے تازہ نشانوں سے محروم ہو کر صرف ایک قصّہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ مگر جیسا کہ مَیں نے اوپر بیان کیا ہے دعا حقیقی دعا ہونی چاہیئے جس کے ساتھ دل کا انتہائی سوز و گداز شامل ہو اور اگر دل کی ہنڈیا نہیں اُبلتی تو کم از کم دل سے دھواں تو اٹھے۔ پس چاہیئے کہ خدا کے دامن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے اس طرح چمٹے رہو کہ وہ ایک مہربان باپ کی طرح تمہاری جھولی بھرنے میں خوشی محسوس کرے۔ مگر یاد رکھو کہ دعا ایک یا دو یا تین وقت کی دعا کا نام نہیں بے شک خدا چاہے تو بندے کی پہلی پکار پر ہی اس کی دعا قبول کرے مگر اکثر ایسا نہیں ہوتا بلکہ خدا کی یہ سنت ہے کہ وہ بندے کے صبر اور استقامت کو بھی آزماتا ہے اور بعض اوقات لمبا سلسلہ دعاؤں کا چلنے کے بعد قبولیت کا وقت آتا ہے بلکہ بعض بزرگوں کے متعلق تو یہاں تک لکھا ہے کہ انہوں نے بیس بیس سال مسلسل دعا کی اور پھر کہیں جا کر ان کی دعا قبول ہوئی۔ لیکن اس زمانہ کی کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے خدا نے ....

(یہ) الفاظ فرمائے ہیں" یعنی آخری زمانہ میں جنت مومنوں کے قریب کر دی جائے گی" اس لئے شاید وہ اب لوگوں کو اتنا نہ آزمائے جتنا کہ پچھلے لوگوں کو آزمایا گیا۔ مگر کچھ نہ کچھ صبر اور استقامت کا نمونہ تو بہر حال دکھانا ہوگا۔

دعا کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جیسا کہ حضرت (اقدس بانی سلسلہ) اکثر فرمایا کرتے تھے دعا کے معاملہ میں خدا کا سلوک اپنے بندوں کے ساتھ دوستانہ رنگ کا ہوتا ہے۔ کبھی وہ اپنے بندوں کی بات مان لیتا ہے اور کبھی ان کی تربیت کے لئے اپنی بات منواتا ہے۔ پس اگر خدا کسی دعا کو رد کر دے تو اس پر دلگیر مت ہو اور صبر اور شکر سے کام لو اور یقین رکھو کہ اسی میں تمہاری بہتری تھی۔ دیکھو ایک نادان بچہ بسا اوقات آگ کے خوبصورت اور روشن شعلوں کو دیکھ کر ان کی طرف شوق سے لپکتا ہے مگر ماں باپ اُسے روک دیتے ہیں اور وہ اُن کے روکنے پر روتا بھی ہے مگر وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ پس اگر کوئی دعا رد ہو جائے تو اس پر خدا سے تعلق نہ توڑو بلکہ اور زیادہ مضبوط کرو کیونکہ خدا مستقبل کی باتوں کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اور وہ تمہاری بہتری کو تم سے زیادہ سمجھتا ہے۔

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ سچے مومن کی ہر دعا قبول ہوتی ہے مگر اس کے قبول ہونے کی صورتیں مختلف ہیں۔

(۱) یا تو خدا اپنے بندے کی دعا اسی صورت میں قبول فرما لیتا ہے جس صورت میں کہ وہ مانگی جاتی ہے۔ اور (۲) یا اگر یہ دعا خدا کی کسی سنت یا مصلحت کے خلاف ہوتی ہے۔ یا خود دعا مانگنے والے کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے تو وہ اُسے ظاہری صورت میں قبول کرنے کی بجائے اس سے کوئی ایسی تلخ تقدیر جو اس پر آنے والی ہوتی ہے ٹال دیتا ہے اور (۳) یا پھر اس کے لئے آخرت میں کوئی نعمت مخصوص کر دیتا ہے۔ گویا سچے مومنوں کی دُعا تو ضرور قبول کرتا ہے مگر اس کی قبولیت کی صورت مختلف ہو سکتی ہے۔ پس دعا کرنے والے کو کسی حالت میں بھی دلگیر یا مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارا آسمانی آقا ہر حال میں رحیم و کریم آقا ہے جس کی رحمت میں شک کرنا کفر میں داخل ہے۔ جس نے خدا کی رحمت میں شک کیا، وہ گیا بعض بزرگوں نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ خدا کی رحمت کے بعض پہلوؤں سے شیطان بھی محروم نہیں ہے۔ پس آپ لوگ جو ایک خدائی مامور کی جماعت ہیں ....

کیوں مایوس ہوتے ہیں؟ ......

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دُعا اس الحاح اور درد اور انہماک کے ساتھ کی جائے اور خدا کے دامن کے ساتھ اس طرح لپٹا جائے اور اس کے باب رحمت پر اپنے آپ کو اس طرح پھینکا جائے کہ وہ ارحم الراحمین آقا اپنے بندے کی تضرعات کے جواب میں کچھ نہ کچھ انکشاف بصورت رویا یا کشف یا الہام کرنے کے لئے حرکت میں آجائے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر بندہ خدا کی طرف قدم قدم چل کر آتا ہے تو وہ اس کی طرف دوڑ کر پہنچتا ہے۔ پس اگر دعا میں سوز و گداز کی صحیح کیفیت پیدا ہو جائے تو خدا ضرور کسی نہ کسی رنگ میں اپنا منشاء ظاہر فرما دیتا ہے۔ خصوصاً جب کہ دعا میں ایک گونہ استخارہ کی کیفیت بھی پیدا کر لی جائے۔ میرا تجربہ ہے کہ حقیقی دُعا جواب سے خالی نہیں رہتی گو جواب کی صورت مختلف ہو سکتی ہے مگر جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے اس کے لئے دل کا تقوےٰ اور سوز و گداز کی کیفیت اور صبر و استقامت کا مقام ضروری شرط ہے .... پس خدا کی طرف سے رؤیا اور کشوف اور الہامات کے نزول کے لئے سچا ایمان اور دل کا تقویٰ جو دینداری کی روح ہے لازمی شرط ہے۔ اور اس شرط کو پورا کرنے والا مومن جو خدا کے دروازہ پر دعاؤں کے ذریعہ گرا رہتا ہے کبھی بھی بشاراتِ ربانیہ سے محروم نہیں رہتا مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ رستہ بہت نازک ہے اور اس میں بعض اوقات ٹھوکر کا سامان بھی پیدا ہو جاتا ہے اس لئے چوکس رہو کہ شیطان دھوکے میں نہ ڈال دے۔ اور کسی سچی خواب آنے یا سچا الہام ہونے پر ہرگز تکبر سے کام نہ لو بلکہ عاجزی اور انکساری کے ساتھ خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے تمہیں اپنی ایک نعمت سے نوازا ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ کے مقابل پر تکبر کرنے والے بلعم باعور نے کس طرح ٹھوکر کھائی کہ ملہم بنتے بنتے ذلت کے گڑھے میں جا گرا اور خدا نے اس کے لئے کتے کی مثال دی۔ پس یہ مقام شکر بھی ہے اور مقام خوف بھی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ روحانیت کا ماحصل تقویٰ اور دُعا ہے۔ یہ دونوں چیزیں روحانیت کی جان ہیں۔ پس ہماری جماعت کو عموماً اور ہمارے نوجوانوں کو خصوصاً ان دو باتوں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے تاکہ شیطان اُن کی طرف سے بالکل مایوس ہو جائے۔ وہ اپنے دل میں تقویٰ پیدا کریں جو نیکی کی روح اور اعمال صالحہ کی جڑھ ہے جس کے متعلق یہ بالکل سچ کہا گیا ہے کہ "اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے" اور پھر وہ دعاؤں کی عادت ڈالیں جو خدا کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرنے کی ایک مضبوط کڑی ہے اور اپنی دعاؤں میں ایسا سوز و گداز پیدا کریں اور خدا کے دامن سے اس طرح لپٹیں کہ اس کی رحمت انہیں چاروں طرف سے گھیرے ....

اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو بھی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ ان کے بعد وہ بھی ان نعمتوں کے حامل بن جائیں جو خود انہیں حاصل ہوئی ہیں تا یہ سلسلہ قیامت تک چلتا چلا جائے اور جماعت کی روحانیت نہ صرف ہمیشہ قائم رہے بلکہ اس کا ہر قدم پہلے قدم سے آگے اُٹھے اور برابر اٹھتا چلا جائے ....

جیسا کہ میں نے شروع میں بیان کیا ہے اب حضرت اقدس بانی سلسلہ کے رفقاء کم ہوتے جاتے ہیں اور بہت ہی تھوڑے رہ گئے ہیں اور پُرانے (رفقاء) تو چند گنتی کے نفوس سے زیادہ نہیں۔ پس نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ آگے آ کر ان کی جگہ لیں اور تقوےٰ اور دُعاؤں کی عادت میں اتنی ترقی کریں کہ ...... خدا کے تازہ بتازہ نشانوں کے مورد بن جائیں۔ ان کے کانوں میں خدا کی آواز گونجے اور ان کے ہونٹوں پر خدا کا کلام نازل ہو اور ان کے قلوب خدا کی رحمت اور اس کی محبت اور اس کی برکات کا گہوارہ بن جائیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ خدا کرے کہ سوئے ہوئے دل جاگ اٹھیں اور جاگتے ہوئے دل ہوشیار اور چوکس ہو جائیں۔ آمین۔

رشوت ــــ ایک عجیب تجربہ

مجھے محکمہ سیٹلمنٹ میں ملازم ہوئے ابھی چند روز ہوئے تھے۔ ایک دن حسب معمول میں دفتر میں کام کر رہا تھا کہ ایک بڑے میاں آئے اور نہایت خوشامدانہ لہجہ میں مجھ سے کہنے لگے۔ بیٹا میرے مکان کا کلیم گم ہو گیا ہے اور کل عدالت میں مجھے اس کی نقل پیش کرنی ہے اس لئے اپنے ریکارڈ سے کاپی نکال دو تاکہ اسکی نقل کروا کر عدالت میں پیش کر سکوں .... پچاس روپے لگیں گے ....

میں نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا .... "جیب میں پھوٹی کوڑی نہیں پچاس روپے کہاں سے لاؤں"؟ اس نے مردہ سی آواز میں جواب دیا ... جیب خالی ہے تو میں کیا کروں؟ میں نے ترش روئی سے جواب دیا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ کچھ دیر بعد سر اٹھا کر دیکھا تو وہ جا چکے تھے۔

دوسرے روز میں ابھی دفتر میں داخل ہوا ہی تھا کہ وہی بڑے میاں آئے اور پچاس روپے میری طرف بڑھاتے ہوئے بولے "لو بابو جی اب تو کام ہو جائے گا" قبل اس کے کہ میں انہیں کچھ جواب دیتا۔ میری نظر ان کے چہرہ پر پڑی۔ بڑے میاں کی آنکھوں سے آنسو نکل کر داڑھی میں جذب ہو رہے تھے اور وہ انہیں صاف کرنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ میں نے رونے کی وجہ پوچھی۔ پہلے وہ پس و پیش کرتے رہے مگر میرے اصرار پر انہوں نے بتایا کہ کل یہاں سے جا کر اپنی جواں سال بیٹی کے بُندے جو میں نے چند آنے روز کی بچت کر کے اس کی شادی کیلئے بنوائے تھے فروخت کر دیئے تاکہ آپ کا خرچ پورا کر سکوں۔ اس سے آگے وہ کچھ نہ کہہ سکے۔

میں نے اٹھ کر فائل سے اس کی کاپی نکال دی اور جبراً وہ نوٹ اس کی جیب میں ڈال دیئے۔ ان کے جاتے ہی میں نے عہد کیا کہ آئندہ کبھی رشوت نہ لوں گا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے بڑے میاں کے ضعیف و ناتواں بازوؤں نے مجھے دوزخ کے دہانے سے کھینچ لیا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے (رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں دوزخی ہیں)

(منقول از صدق جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب

(مکرم عبد الباسط شاہد صاحب مربی سلسلہ)

حضرت بانی جماعت احمدیہ کے فرزند ۱۸۹۵ء کو پیدا ہوئے۔ قریباً ۶۶ سال کی عمر میں دسمبر ۱۹۶۱ء میں وفات پائی۔

شاہانہ سیر چشمی و سخاوت۔ درویشانہ بود و باش۔ گفتگو عارفانہ پُر از یقین نظر دوربین۔ ہر معاملہ کی تہہ تک پہنچنے والی۔ عربی زبان پر حیرت ناک عبور یہ ہیں وہ اوصاف جو حضرت میاں صاحب کے نام کے ساتھ ہی ذہن میں آتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب میں وجاہت و رعب تو خاندانی خاصہ تھا ہی مگر غرباء کیلئے اتنے حساس تھے کہ بسا اوقات سائل کے مانگنے پر اپنے پاس موجود ساری رقم ہی دے دیتے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بعض بہت ہی نمایاں اوصاف سے نوازا تھا۔ صنعت و حرفت سے دلچسپی۔ نئی چیزیں ایجاد کرنا۔ نئے نئے تجارب کرتے رہنا اور پھر اپنی اس خوبی کو اسطرح کام میں لانا کہ بے سہارا لوگوں کے لئے حصولِ روزگار کی صورت پیدا ہو جائے

زمیندارے سے بھی خوب شغف تھا اور اس میں بھی بہت سے نئے تجربے کئے اور کئی خاندانوں کو فائدہ پہنچایا۔ تجارت سے بھی بہت دلچسپی تھی اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل واقعہ جس سے حضرت میاں صاحب کی سیرت کے کئی پہلو نمایاں ہوتے ہیں قابل ذکر ہے۔

مکرم احتجاج علی زبیری صاحب فرماتے ہیں کہ محض اس جذبہ کے تحت کہ احمدی ترقی کریں اور انہیں تجارت کا شوق ہو آپ میری دکان پر شام کے وقت ہر دوسرے تیسرے روز آجایا کرتے تھے اور مجھے محنت کے ساتھ کام کرتے دیکھ کر بہت خوش ہوتے ایک روز میں ہفتہ وار Statement بنا رہا تھا کہ حضرت میاں صاحب نے پوچھا کہ یہ کیسے بنتا ہے؟ میں نے بتایا کہ جس قدر زیادہ جوتے فروخت ہوں اسی قدر کمپنی خوش ہوتی ہے اگر ایک جوتا سو روپے کا فروخت ہو تو کمپنی خوش نہیں ہوتی لیکن اگر ایک ایک روپے کے بیس جوتے فروخت ہوں تو ہمارا ریکارڈ اچھا ہوتا ہے۔ حضرت میاں صاحب مرحوم اس وقت خاموشی سے سنتے رہے اور چلتے وقت فرمایا 'کل صبح تم میرے پاس آنا.... اگلے روز مجھے دو سو جوتوں کا آرڈر دلوایا (اور اسی طرح کوئی دو سو نئے گاہک مل گئے) اور میری سیل چند ماہ میں اتنی بڑھ گئی کہ کمپنی نے مجھے مبارکباد کا تار دیا اور میرا فوٹو باٹا گزٹ میں شائع ہوا۔

اس زمانہ میں چیکوسلواکیہ کے جوتے بہت خوبصورت آیا کرتے تھے ایک دفعہ کمپنی نے آرڈر دیا کہ شملہ کی دکان کا سٹاک جو وہاں فروخت نہیں ہو رہا انبالہ کی دکان میں منتقل کر دیا جائے کیونکہ وہاں کا مینجر بہت ہوشیار ہے چنانچہ سارا سٹاک میرے پاس آ گیا۔ حضرت میاں صاحب شام کو میری دکان پر تشریف لائے ...... میں نے مایوسی کے لہجہ میں کہا کہ کمپنی نے یہ سٹاک شملہ کی دکان سے انبالہ اس لئے بھجوا دیا ہے کہ میں اسے جلد فروخت کر سکتا ہوں اور اگر یہ فروخت نہ ہوا تو میری کرکری ہو جائے گی۔ حضرت میاں صاحب بہت ہنسے اور ان جوتوں میں سے تقریباً ایک درجن لیڈیز جوتے پسند کرکے فرمایا کہ یہ ریلوے سٹیشن پر آج رات کی ٹرین پر بھجوا دیں میں قادیان جا رہا ہوں وہاں لے جاؤں گا۔ چنانچہ ان کے پسند کردہ جوتے رات کو ٹرین پر لے گیا۔ حضرت میاں صاحب نے مجھے پانچ نوٹ سو سو روپے کے دے کر فرمایا۔ حساب واپس آکر کروں گا۔ میرے تعجب کی انتہا نہ رہی کیونکہ جوتے کم و بیش تین سو روپے کے تھے۔ میں نے عرض کیا۔ میاں صاحب یہ رقم تو بہت زیادہ ہے۔ ہنستے ہوئے فرمایا آخر تمہارا سٹاک میں نے ہی اب ختم کرنا ہے...... اس کے بعد ملٹری کے افسران کا میری دکان پر روزانہ تانتا بندھا رہتا اور جو آتا وہ کہتا کہ کیپٹن شریف احمد صاحب نے ہمیں کہا ہے کہ اچھے جوتے آئے ہیں۔ اسطرح دو ہفتہ کے اندر اندر ۱۱ ہزار کا سٹاک ختم ہو گیا۔ جب میاں صاحب واپس تشریف لائے تو میں نے کہا وہ شملہ کا سٹاک تو سارا ختم ہو گیا ہے مگر ایک اور مرحلہ درپیش ہے۔ آپ نے ہنستے ہوئے فرمایا وہ کیا۔ میں نے کہا کہ یہ کینوس کے پمپ شو آگئے ہیں اور سائز سارا چھوٹا ہے اس لئے کوئی لیتا نہیں...... ہم یہی باتیں کر رہے تھے کہ ایک انگریز لڑکی آئی اس نے ٹینس شو مانگا چونکہ سٹاک میں نہ تھا میں نے معذرت کرتے ہوئے انکار کر دیا جب لڑکی جانے لگی تو میاں صاحب نے اس کو فرمایا کہ تم کل اسی وقت آکر لے جانا۔ مجھے اس وقت ہنسی آگئی۔ میاں صاحب نے فرمایا کہ تم اس لئے ہنس رہے ہو کہ کل جب وہ آئے گی تو جوتا نہ ہوگا۔ میں نے کہا جی ہاں میاں صاحب نے میرے موچی کو بلا کر اس کو کہا کہ وہ جوتے جو چھوٹے سائز کے ہیں میرے پاس لے آئے.... میاں صاحب نے اس کو ہدایت فرمائی کہ اس پر نیلی گوٹ لگا دو اور ایک سفید فیتہ اور بٹن لگا دو۔ موچی نے اسی طرح کر دیا اور وہ مردانہ جوتا بہترین اور خوبصورت زنانہ ٹینس شو بن گیا۔ اس مردانہ جوتے کی قیمت اس وقت بارہ آنے ہوا کرتی تھی اور زنانہ ٹینس شو کی قیمت ایک روپیہ دو آنے ہوا کرتی تھی۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا یہ جوتا کل اس انگریز لڑکی کو دینا اور ایک روپیہ دو آنے قیمت لے لینا۔ دوسرے دن وہ انگریز لڑکی آگئی اور میں نے اس کو وہ جوتا جو حضرت میاں صاحب نے موچی سے اپنی موجودگی میں ہدایت دے کر نئے طریق پر بنوایا تھا دے دیا۔ وہ لڑکی بہت خوش ہوئی اور پھر لڑکیوں کا تانتا میری دکان پر بندھ گیا اور حضرت میاں صاحب کی بتائی ہوئی ترکیب کا نتیجہ یہ ہوا کہ دوسرے دکاندار بھی مجھ سے ہول سیل ریٹ پر وہ جوتے لے گئے۔ حضرت میاں صاحب نے ایک روز مجھ سے پوچھا کہ وہ جو بارہ آنے اور ایک روپے دو آنے کا فرق تھا۔ وہ تم نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے وہ رقم علیحدہ رکھی ہے مگر ابھی تک کمپنی کو نہیں بتایا اور بارہ آنے کے حساب سے رقم کمپنی کو روانہ کر دی ہے۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا۔ یہ دیانتداری کے خلاف ہے۔ تم تمام رقم کمپنی کو فوراً روانہ کر دو اور یہ لکھ دو کہ اس طرح وہ پرانا سٹاک زیادہ قیمت پر فروخت کر دیا گیا ہے۔ میں نے اسی طرح کیا۔ ایک ہفتہ کے اندر اندر باٹا نگر کلکتہ سے ایک بڑا افسر آگیا اور اس نے پوچھا کہ تم چیکوسلواکیہ ٹریننگ پر جانا چاہتے ہو؟ کمپنی تمہارے کام اور خصوصاً تمہاری دیانتداری سے بہت خوش ہے اور اس دفعہ تمام مینجروں میں تمہارا اوّل نمبر آیا ہے اور کمپنی نے ایک ہزار روپیہ تم کو انعام دیا ہے...... میں حضرت میاں صاحب کے پاس گیا اور تمام قصہ ان کو بتایا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے کہ کسی احمدی کو جب میں تجارت کرتے دیکھتا ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ وہ دیانتداری سے کام کرے۔ ترقی خود بخود ہوگی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کو زیادہ بہتر قرار دیا ہے۔

(سیرت حضرت مرزا شریف احمد)

کیا ہی اچھا ہو کہ ہم میں سے ہر ایک اس نمونہ کے مطابق اپنی صلاحیتوں کو بہترین رنگ میں استعمال کرتے ہوئے دوسروں کی بہتری اور بھلائی کے لئے کوشاں رہے۔

افکار معاصرین

ایک خوفناک چہرہ

روزنامہ مساوات کے کالم نویس منو بھائی اپنے کالم گریبان میں رقمطراز ہیں:۔

ابھی ساڑھے گیارہ سال پہلے ایک انتہائی خوفناک چہرہ ہمارے نصیبوں کے افق پر نمودار ہوا تھا۔ جس نے ہمارے قومی تشخص کا حلیہ بگاڑ کے رکھ دیا۔ حد نگاہ تک پھانسی کے پھندے اور کوڑے مارنے والی ٹکٹکیاں پھیلا دیں اور شہروں کے میدان میں پھانسیوں کے میلے لگائے۔ اور کوڑے کھانے والوں کے آگے مائیکروفون فٹ کئے کہ ان کی چیخوں سے پورا ملک گونج اٹھے۔ اور لوگوں کی رگوں میں خوف کے مارے خون جم جائے۔

اس ایک چہرے نے ہمیں پوری دنیا کے سامنے ہیروئن فروش اور کلاشنکوف کی تجارت کرنے والی انتہائی غیر مہذب قوم کے طور پر مشہور کر دیا۔ ایک ایسی قوم ثابت کرنے کی کوشش کی جو اپنے جائز حقوق کے لئے جدوجہد نہیں کر سکتی اور جس کے سیاسی رہنما دمیں ہلاتے ہوئے اس ایک چہرے کے گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ اس چہرے نے ہماری قوم کا حلیہ ہی نہیں بگاڑا اُسے "بے چہرہ" بھی بنا دیا۔

(روزنامہ مساوات لاہور ۱۱ دسمبر ۱۹۸۶ء صفحہ ۲)

دعا، صدقہ اور خیرات سے بلائیں دور ہوتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزرگان دین

علم حدیث کے بلند مقام امام

امام دارقطنی رح

امام دارقطنی چوتھی صدی ہجری کے نہایت ممتاز علماء میں سے ہیں ۔ آپ ۳۰۶ ہجری مطابق ۹۱۹ء عیسوی میں بغداد شہر کے محلہ دار القطن میں پیدا ہوئے ۔ قطن عربی زبان میں روئی کو کہتے ہیں ۔ دار القطن روئی کی منڈی تھی جہاں آپ کی جائے رہائش تھی ۔ اسی وجہ سے دارقطنی کے نام سے مشہور ہیں ۔ آپ کا نام علی بن عمر اور کنیت ابوالحسن ہے ۔

دارقطنی اپنے وقت کے یگانہ عالم تھے ۔ علم حدیث میں امام کا بلند مقام آپ کو حاصل ہے ۔ آپ نے ابتدائی تعلیم بغداد میں حاصل کرنے کے بعد مزید تحصیل علم و فنون کے لئے اس وقت کے مشہور علمی مراکز کوفہ ۔ بصرہ ۔ شام اور مصر کا سفر کیا ۔

آپ کے علمی فیض سے بڑے بڑے مشہور علماء مستفیض ہوئے ۔ چنانچہ آپ کے شاگردوں میں حافظ ابونعیم ۔ ابوبکر برقانی ۔ جوہری ۔ قاضی ابوالطیب ۔ طبری حاکم اور ابوعبداللہ نیشاپوری جیسے ممتاز علماء اور محدث شامل ہیں ۔

امام دارقطنی نے علم حدیث میں چالیس کتابیں تالیف کیں ۔ جن میں سے اکثر نایاب ہیں ۔ آپ کی مشہور کتاب سنن دارقطنی ہے جو مستند اور اس لحاظ سے یگانہ تالیف ہے کہ اس میں راویوں کے ناموں اور طبقات کی خوب تحقیق کی گئی ہے ۔

امام دارقطنی کا مرتبہ اس سے ظاہر ہے کہ آپ نے صحیح بخاری پر بھی تعاقب کیا ہے اور ان کی تنقید پر کسی کو کلام نہیں ۔

حدیث کے علاوہ دیگر متعدد اور متنوع علوم میں بھی آپ کامل مہارت رکھتے تھے اسماء الرجال اور معرفت علی الحدیث میں بے نظیر تھے ۔ چنانچہ خطیب حاکم اور اس فن کے دیگر اماموں نے ان کی فضیلت کی شہادت دی ہے علم فقہ میں بھی آپ کو کامل دسترس حاصل تھی ۔ علم تجوید میں بھی آپ کو بلند مقام حاصل تھا ۔ ادب اور شعر سے بھی خوب واقف تھے ۔ چنانچہ بہت سے شاعروں کے دیوان آپ کو ازبر یاد تھے ۔

آپ کی اعلیٰ درجہ کی قوت حافظہ کے بہت سے واقعات بیان کئے جاتے ہیں ایک واقعہ یہ ہے کہ جوانی کے زمانہ میں آپ اسماعیل صفار کے درس میں شامل ہوا کرتے تھے ۔ ایک دن صفار موصوف ان کو احادیث لکھوا رہے تھے ۔ جب احادیث لکھوا چکے تو انہوں نے دارقطنی سے مخاطب ہو کر کہا کہ تمہارا سماع درست نہیں ۔ کیونکہ تم لکھنے میں ایسے مشغول رہتے ہو کہ حدیث کو اچھی طرح نہیں سمجھتے ۔ اس پر دارقطنی نے عرض کیا کہ جناب کو یاد ہے کہ اس وقت آپ نے کتنی حدیثیں لکھوائی ہیں ۔ صفار نے فرمایا مجھ کو تو یاد نہیں ۔ دارقطنی نے عرض کیا کہ آپ نے ۱۸ حدیثیں لکھوائی ہیں ۔ اور پھر تمام کی سندوں کے راویوں کے نام اول سے آخر تک مع متن حدیث ان کو حفظ پڑھ کر سنا دیئے ۔ صفار اور تمام اہل مجلس ان کی قوت حافظہ پر حیران رہ گئے ۔

آپ کے علم و فضل اور غیر معمولی ذہانت و حافظہ کی بناء پر آپ سے دریافت کیا گیا ۔ کہ آپ نے اپنے جیسا کوئی دوسرا شخص دیکھا ہے ۔ تو آپ خاموش ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا اور پھر قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی ۔ یعنی اپنی جانوں کو پاک مت قرار دو ۔ متقیوں کو اللہ ہی خوب جانتا ہے ۔

وفیات الاعیان کے مصنف لکھتے ہیں :۔

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْغَنِیِّ بْنُ سَعِیْدٍ اَحْسَنُ النَّاسِ کَلَامًا عَلٰی حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ عَلِیُّ الْمَدِیْنِیُّ فِیْ وَقْتِہٖ ۔ وَمُوْسٰی بْنُ ھَارُوْنَ فِیْ وَقْتِہٖ وَالدَّارَقُطْنِیُّ فِیْ وَقْتِہٖ

(وفیات الاعیان)

یعنی حافظ بن عبدالغنی بن سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے کے اعتبار سے تین اشخاص بہترین ہیں ۔ علی بن المدینی اپنے وقت میں موسیٰ بن ہارون اپنے وقت میں اور دارقطنی اپنے وقت میں

دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۸ ذیقعدہ ۳۸۵ ہجری مطابق ۹۹۵ عیسوی بغداد میں ہوئی ۔

حافظ ابونصر بن ماکولا کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دارقطنی کا حال فرشتوں سے دریافت کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ آخرت میں دارقطنی کے ساتھ کیا معاملہ گزرا تو فرشتوں نے جواب دیا کہ جنت میں ان کا لقب امام ہے ۔

اطلاعات و اعلانات

مجالس موصیان

جہاں تین یا تین سے زائد موصیان ہیں وہاں مجلس موصیان قائم کی جائے ۔

مجلس موصیان کا فرض ہوگا کہ وہ مقامی جماعت میں وصایا کی تحریک کریں ۔ اور زیادہ سے زیادہ احباب کو نظام وصیت میں شامل کریں ۔

مجلس موصیان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً موصیان کی راہنمائی کرتے رہا کریں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

سیکرٹریان ناصرات توجہ فرمائیں

وقف جدید کا مالی سال ۳۱ دسمبر ۱۹۸۸ء سے ختم ہو رہا ہے ۔ جن شہروں کی ناصرات نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا ان سے چندہ لے کر فوری بھجوا دیں ۔

آپ کو معلوم ہے کہ یہ چندہ قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نے کتنا ضروری قرار دیا تھا ناصرات کی ہر عمر کی بچی کا اس میں شامل ہونا ضروری ہے ناصرات کی سیکرٹریان اس طرف فوری توجہ دیں اور جہاں الگ ناصرات کی سیکرٹری مقرر نہ ہو ۔ وہاں صدریں اس طرف توجہ کریں ۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار پہلے شدید ملیریا اور پھر انفلوئنزا کی وجہ سے بیمار رہا ہے ۔ اب افاقہ ہے مگر ادویات کے مابعد اثرات کی وجہ سے بہت نقاہت ہے ۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ اور احباب جماعت سے مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا کے لئے معروض ہوں ۔

(محمد رشید خان
محلہ دارالنصر شرقی ربوہ)

مکرم میاں بشیر احمد صاحب اعوان سابق امیر حلقہ علی پور چٹھہ کی ہمشیرہ محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ قریشی عبدالمجید صاحب آف توکھر بیمار ہیں ۔ ٹانگ پر زخم ہے ۔ ساتھ شوگر کی تکلیف ہے ۔ علاج جاری ہے ۔ اب قدرے افاقہ ہے ۔

مکرم منشی فیض احمد صاحب گل آف علی پور چٹھہ گھریلو مالی پریشانیوں میں مبتلا ہیں ۔ مناسب روزگار کی تلاش ہے ۔

ہر دو کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ان کی پریشانیوں اور تکالیف کو دور فرمائے ۔ آمین

(منظور احمد درانی مربی سلسلہ
علی پور چٹھہ)

ولادت

● عاجزہ کی بچی عزیزہ امۃ المعین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے ازراہ شفقت عزیز نومولود کا نام طیب احمد تجویز فرمایا ہے ۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو نیک متقی، خادم دین اور صاحب عمر و فضل و اقبال بنائے اور والدین کے لیے قرۃ العین بنائے ۔ آمین ۔

(طاہرہ بیگم ۔ دارالصدر غربی ربوہ)

بقیہ اداریہ

چاہیئے اور ان کا کردار بھی بہتر ہونا چاہیئے تاکہ ہم سب بہتر زندگی گزار سکیں ۔

اس سلسلہ میں گزشتہ کچھ عرصہ سے حضرت سیدنا امام جماعت احمدیہ جماعت کی توجہ اخلاق اقدار کی طرف مبذول فرما رہے ہیں ۔ حضور نے ایک ایک بات کو لے کر وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ ہماری جماعت میں سچائی، دیانت، امانت اور ایسی ہی دیگر خوبیاں اس حد تک موجود ہونی چاہئیں کہ دنیا انہیں دیکھ کر ان خوبیوں کو اپنانا شروع کر دے ۔ گویا کہ ہماری یہ خوبیاں دنیا کو بہتر بنانے کا ذریعہ بن جائے ۔ خدا کرے کہ ہم حضور کے ارشادات پر پوری طرح عمل پیرا ہو سکیں ۔ اور نہ صرف اپنی زندگیوں کو بہتر بنا سکیں بلکہ ساری دنیا کو امن دینے کا، امن مہیا کرنے کا باعث بن سکیں ۔

اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرما ۔ آمین ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلیئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۲۶۸۰۵ میں رفعت تسنیم زوجہ مبارک احمد ظفر قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالعلوم ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۹-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) گھڑیاں کلائی ۳ عدد مالیتی ۹۰۰/- روپے (۲) سلیقہ سلائی مشین ایک عدد مالیتی ۱۰۰۰/- روپے (۳) زیورات طلائی وزنی ۷۹ گرام مالیتی ۲۰۹۳۵/- روپے (۴) حق مہر ۵۰۰۰/- روپے جو بصورت زیور وصول ہو چکا ہے (زیور طلائی ۴۷ گرام ۵۰۰ ملی گرام مالیتی ۱۰۵۰۰/- روپے) اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ رفعت تسنیم زوجہ مبارک احمد ظفر۔ ۳۶/ب دارالعلوم وسطی ربوہ گواہ شد (۱) مبارک احمد ظفر وصیت ۲۳۶۸۴ خاوند موصیہ۔ (۲) عبداللطیف خان وصیت ۱۷۲۶۹

مسل ۲۶۸۰۶۔ میں افضل احمد پاشا ولد چوہدری محمد انور پاشا قوم منہاس راجپوت پیشہ کاروبار عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالنصر ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۹-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (۱) سرمایہ (جو کاروبار میں لگا ہوا ہے) ۳۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/- روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: افضل احمد پاشا ولد چوہدری محمد انور پاشا۔ گواہ شد (۱) میاں معراج دین وصیت ۲۵۶۵۶۔ گواہ شد (۲) خوشی محمد وصیت ۲۴۰۸۱

مسل ۲۶۸۰۷ میں طاہرہ نور زوجہ افضل احمد پاشا قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالنصر وسطی ربوہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۹-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۲½ تولہ مالیتی اندازاً چھ ہزار روپے۔ (۲) حق مہر دو ہزار بذمہ خاوند۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ طاہرہ نور صاحبہ زوجہ افضل احمد پاشا۔ محلہ دارالنصر وسطی ربوہ۔ گواہ شد (۱) معراج دین صاحب وصیت ۲۵۶۵۶ گواہ شد (۲) خوشی محمد صاحب وصیت ۲۴۰۸۱

الفضل کے دوبارہ اجراء کے مبارک موقع پر احباب جماعت اور ادارہ الفضل کو
مبارکباد قبول ہو
اللہ تعالیٰ اس کا اجراء اپنوں اور غیروں سب کیلئے بابرکت کرے
قومی تحفظ کے قومی ادارہ میں آپکے خادم
چوہدری محمد امجد جمیل سیلز منیجر اسٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن آف پاکستان
۸/۴۱ نیوسول لائنز۔ فیصل آباد
دفتر: 30060، 34428 گھر: 42742

تھری سٹار الیسنس
★★★
لیمن
روح کیوڑہ
آپکے مشروبات اور سویٹ ڈش کو فرحت بخش بناتا ہے
آم، انناس، رسبھری، کیلا، ونیلا، لیمن، آئس کریم و دیگر فلیورز کے علاوہ گرینڈ فوڈ کلرز اور ہرن مارکہ بیکنگ پوڈر دستیاب ہیں
بنانے والے: عزیز کیمیکل انڈسٹریز فیصل آباد
پی پی 32115
پی پی 28315

سستے پلاٹ اور کالونی میں سب سے بلند مقام پر
کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
(مجید بلاک) حکومت پاکستان سے منظور شدہ
اپنی تمام سہولتوں کیساتھ کمرشل و رہائشی پلاٹس کو اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس سکیم کو ہر طرح سے خوبصورت بنا رہے ہیں
کہکشاں ہاؤسنگ سکیم میں نہایت کم قیمت پر پلاٹوں کی فروخت جاری ہے مندرجہ ذیل پلاٹوں کی خرید و فروخت کیلئے پتہ ذیل سے رابطہ کریں
۱۷ تا ۳۰، ۱۸۱ تا ۱۹۹، ۲۰۱ تا ۲۱۲
۲۲۳ تا ۲۲۷، ۱ تا ۶، ۲۳۸، ۲۳۹ اور
۲۵۳ تا ۲۹۹
عبدالمجید معرفت رزاق ریفریجریشن سروس ریلوے روڈ ربوہ

نیا سال، نیا دور مبارک ہو
حکیم منور احمد عزیز دواخانہ (رجسٹرڈ) چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ

◉ نرینہ اولاد کی کمی
◉ اٹھراء ◉ سوکڑا
کا علاج قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت حکیم مولانا نورالدین کی بیاض کے عین مطابق ادویات تیار کرتے ہیں۔
• نیز دیگر ادویات بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں
• بذریعہ خط و کتابت بھی علاج کیا جاتا ہے
(رجسٹرڈ)
المعاون صحت دواخانہ
جلال پور روڈ (نزد احمدیہ بیت الذکر) حافظ آباد
پوسٹ کوڈ ۵۲۱۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے نفس میں دین کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنیکی عادت ڈالو

جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر خواتین سے حضرت فضل عمر کا خطاب

"حقیقت یہ ہے کہ انبیاءؑ کی جماعتیں ہمیشہ تکلیفوں سے عزت پاتی ہیں۔ اُن کی عزت اس میں نہیں ہوتی کہ اُن کے پاس اتنا روپیہ ہے یا اتنی دولت اور جائیداد ہے۔ بلکہ ان کی ساری عزت اس بات میں ہوتی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی خاطر کیا کیا تکلیفیں برداشت کیں۔ پس اپنے نفس میں دین کی خاطر تکلیفیں برداشت کرنے کی عادت ڈالو۔ تم محض چندوں سے یا منہ کے لفظوں سے خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتیں۔ تمہیں قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ وہ قربانیاں جن کے مقابلہ میں تمہاری پہلی قربانیاں بالکل ہیچ ہو کر رہ جائیں جب تک تم وہ قربانیاں کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگی تم کوئی بڑی عزت حاصل نہیں کر سکتیں اور تمہاری اولادیں ہمیشہ دوسروں کی غلام بن کر رہیں گی اور غلام اور مقہور اور ذلیل اولاد کا جننا کسی خوشی کا موجب نہیں بلکہ ذلت اور رسوائی کا موجب ہوتا ہے۔ وہ عورت جو دس بچے جنتی ہے اور اس کے دسوں بچے غلامی اور ذلت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ اپنے خاندان کو بڑا نہیں کرتی بلکہ اسے ذلیل کرتی ہے۔ کیونکہ اس نے اپنے خاندان میں دس غلاموں کی زیادتی کی ہے۔ وہی عورت عزت کی مستحق ہے، جو بچہ نہیں جنتی شیر جنتی ہے، جو انسان نہیں جنتی فرشتے جنتی ہے۔ یہی وہ کام ہے جو (حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ ناقل) صحابیاتؓ نے کیا۔۔۔۔۔۔ ان کے جذبات کی بلندی اور پاکیزگی اور اُن کے احساسات کی صفائی ایسی ہے کہ اگر تم اس کو اپنے سامنے رکھو تو وہ حقیقی نمونہ اور حقیقی راہ نما ہے جو تمہارے فرائض ادا کرنے میں تمہاری مدد کر سکتا ہے۔ اُن کی زندگی کے بہت سے واقعات ہیں۔ مگر میں اس وقت تمہیں صرف ایک واقعہ سناتا ہوں۔ ایک صحابیہ کا بچہ جو اس کا اکلوتا بیٹا تھا لڑائی میں مارا گیا مگر اس نے اپنے بچے کی موت پر آنسو نہ بہائے۔ اُس نے اپنے بچے کی موت پر غم نہ کیا۔ بلکہ وہ خوش رہی اور کسی قسم کے صدمے کا اس نے اظہار نہ کیا۔ ہر قوم میں کچھ بیوقوف عورتیں بھی ہوتی ہیں اس کی بے وقوف ہمسائیاں اس کے پاس آئیں اور کہتیں اے سنگدل ماں! تیرا اکلوتا بچہ مارا گیا۔ مگر تو نے اپنے بچے کی موت پر کوئی آنسو نہیں بہایا۔ کیا تیری سنگدلی کی بھی کوئی انتہاء ہے۔ وہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میرا بیٹا دوزخ میں گیا ہے یا جنت میں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بیٹا یقیناً جنت میں گیا ہے۔۔۔۔ اس نے کہا یا رسول اللہ۔۔۔۔۔۔ میری ہمسائیاں مجھے کہتی ہیں کہ تو روتی کیوں نہیں یا رسول اللہ! میں کیوں روؤں جب میرا بیٹا پہلے سے بھی زیادہ اچھی حالت میں ہے آپ نے فرمایا تم ٹھیک کہتی ہو۔ جو کچھ میرے بیٹے کو اگلے جہان میں ملا ہے اس کے مقابلہ میں یہ دنیا اور اس کی زندگی کوئی چیز ہی نہیں۔

(الازھار لذوات الخمار ص ۶۹ تا ۷۱)

الفضل کا پہلا شمارہ

جن احباب کو الفضل کے دورِ نو کا پہلا شمارہ (۲۸ نومبر ۱۹۸۸ء) نہ ملا ہو یا دیگر ایسے احباب یہ شمارہ حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ فوری طور پر دفتر الفضل سے رابطہ کریں (مینجر)

ربوہ کے احباب متوجہ ہوں

ربوہ کے وہ احباب جو روزنامہ الفضل کے دفتر کے براہِ راست خریدار ہیں ان سے درخواست ہے کہ اپنے مکمل پتہ سے دفتر الفضل کو فوری طور پر آگاہ فرمائیں تا پرچہ کی ترسیل بروقت کی جا سکے۔

(مینیجر الفضل)

خبریں

۱۴-۱۲-۱۹۸۸

★ صدر پاکستان غلام اسحٰق خان نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ ملک کو آئینی راستے پر چلاتے رہیں گے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ ہر شخص آئین کی پابندی کرے گا وہ آج یہاں اسلام آباد میں پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ ملک کو درپیش مسائل منتخبہ حکومت حل کرے گی جو اہل اور مقبول افراد کے ہاتھ میں ہے انہوں نے امید ظاہر کی کہ ملک کے تمام مسائل آئین کی روشنی میں طے کئے جائیں گے۔ صدر نے حکومت اور حزب اختلاف کے درمیان ہم آہنگی اور تعاون پر زور دیا۔ بعد ازاں وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اخباری نمائندوں سے مختصر گفتگو میں کہا کہ صدر کا خطاب عوامی حکومت کی ان تمام امنگوں اور ترجیحات کا عکاس ہے جن پر مستقبل میں عمل ہوگا۔

★ سینٹ کا اجلاس ۲۲ دسمبر کو شام ساڑھے پانچ بجے طلب کر لیا گیا ہے۔

★ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر باب ہاک ۷ فروری سے پاکستان کا ۴ روزہ دورہ کریں گے۔

★ فلپائن کی صدر کوری زون اکینو نے ملک کے جنوب میں واقع مسلمان علاقے کو محدود خود مختاری دینے کے لئے اگلے ماہ ملکی کانگرس (پارلیمنٹ) کا خصوصی اجلاس طلب کر لیا ہے۔ فلپائن کے یہ مسلمان گزشتہ سو تیس سال سے خود مختاری حاصل کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھے۔

★ لاہور میں آج پنجاب اسمبلی میں رواں مالی سال کے لئے ۲ ارب ۴۵ کروڑ روپے کا ترقیاتی بجٹ پیش کیا گیا۔

★ وفاقی وزیر مملکت برائے اطلاعات مسٹر جاوید جبار نے کہا ہے کہ سرکاری ذرائع ابلاغ ریڈیو اور ٹیلی ویژن میں کسی فرد کی شرکت پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہوگی اور اس کا اطلاق فوری طور پر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ افراد کا چناؤ کلی طور پر ریڈیو اور ٹی وی کی انتظامیہ کی مرضی پر ہوگا۔ جو مختلف پروگراموں کے معیار کے پیش نظر اہلیت کے حامل لوگوں کا انتخاب کریں گے۔

بقیہ: مجالس انصار اللہ

(۴) ایک ایک فرد جماعت بشمول بچگان اور مستورات کو شامل کیا جائے۔ خواہ وہ کماتے ہوں یا ان کا انحصار اپنے سرپرست پر ہو۔ کم از کم وعدہ ۲۴/- روپے سالانہ ہے۔

(۵) تمام وعدہ جات کو معیاری بنایا جائے۔ کم از کم معیار ایک ماہ کی آمد کا ۲۰ فی صد ہے۔

(۶) مالی وسعت رکھنے والے احباب سے بڑی رقوم کے وعدے حاصل کئے جائیں۔

(۷) ورثاء کے ذریعہ مرحومین کے کھاتوں کو زندہ کروایا جائے۔

(۸) ہر جگہ صدر صاحبہ لجنہ کے ذریعہ مستورات کو شامل کیا جائے اور معیاری وعدہ جات لئے جائیں۔

(۹) سادہ زندگی اختیار کرنیکی ترغیب دلائی جائے ــــ اور اپنی بچتوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

(۱۰) تحریک جدید کے مقاصد کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کی جائیں۔

قائد تحریک جدید
مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

ایک نئے عزم کیساتھ ربوہ میں سب سے پہلا ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ

ایک بہت بڑا رہائشی منصوبہ المعروف

نصرت آباد فیز II منظوری کے آخری مرحلہ میں

اقساط پر دینے کا اعلان

نیز زرعی و سکنی ربوہ و ماحول ربوہ میں

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

فون: دفتر ۵۳۵ گھر: ۴۳۶

ہمارے ہاں گاڑیوں کے ٹائر ٹیوب ولکنائز کئے جاتے ہیں نیز گاڑیوں کے سلنسر ویلڈنگ کئے جاتے ہیں اور سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کو مضبوط ٹانکا لگایا جاتا ہے۔ کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

منصور سائیکل اینڈ ویلڈنگ ورکس

(پروپرائیٹر: منصور احمد بوٹا) اقصیٰ چوک ربوہ

دوا تدبیر ہے اور **دعا** اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

• ہمدردانہ مشورہ
• اور قابل اعتماد اصولی علاج کیلئے

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

فون: ۶۳۴

مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں